السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین سوالات مندرجہ ذیل میں :

(1) نحوست انسان بالخصوص عورات ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں مثلاً کسی عورت کے کسی حصہ بدن پر بالخصوص پشت پر بال و بھونری ہو جس کو عوام جہلا بتقلید مذہب ہنود ساپن کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرتے ہیں، ثابت ہے یا نہیں؟

(2) بصورت اخیر ایسا اعتقاد کرنا داخل شرک ہے، یا معصیت کبیرہ یا صغیرہ۔

(3) اگر شرک ہے تو کیا اس قسم کے شرک میں داخل ہے، جس کے معتقد کا نکاح باطل ہوجاتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شوم و نحوست کے بارے میں حدیثیں مختلف آئی ہیں۔ ان احادیث مختلفہ کی تطبیق و توفیق کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں لکھتے ہیں:

بدانکہ احادیث واردہ درباب طیرہ مختلف آمدہ از بعضے نفی تاثیر طیرہ و نہی از اعتقاد واعتبار آن مطلق مفہوم گرود وایں بسیار است واز بعضے ثبوت آن در مرأة و دابہ و دار بصیغہ جزم چنانکہ در حدیث بخاری و مسلم آمدہ انما الشوم فی ثلاث الفرس والمرأة والدار و در روایتے در ربع و خادم و فرس یا بلفظ شرط چنانکہ دریں حدیث (یعنی حدیث ابی داؤد ان رسول اللہ ﷺ قال لا ھامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شئی ففی الدار والفرس والمرأۃ) وما نند آن آمدہ واز بعضے انکار ثبوت شوم وایں امور مثل سائر امور چنانکہ در حدیث ابن ابی ملیکہ از ابن عباس آمدہ و در بعضے احادیث آمدہ کہ اعتقاد شوم دریں امور در اہل جاہلیت بود چنانکہ در حدیث عائشہؓ امدہ وجہ تطبیق آنکہ تاثیر بالذات منفی است و اعتقاد آن از امور جاہلیت است، و موثر در کل اشیاء اللہ تعالیٰ است و ہمہ بخلق و تقدیر اوست و اثبات آن دریں اشیاء بجریان عادة اللہ است کہ پیدا کردہ وا ینہارا اسباب عادیہ ساختہ و حکمت و تخصیص آن اشیاء بخصائص و احوال موکول و مفوض بعلم شارع است پس نفی راجع تبا ثیر ذاتی اسف واثبات بہ سبب عادی چنانکہ در عدوی وجذام وما نند آن گفتہ اند بعضے گفتہ اند کہ مراد آن است کہ تطیر در ہیچ چیز نیست واگر فرض کردہ شود ثبوت وے دریں اشیاء مظنہ و محل آن است وجائے ان دارد کہ دریںہا ثابت باشد برطریقہ قول آنحضرت ﷺ لوکان شئی سابق القدر لسبقتہ العین چنانکہ گذشت وبریں طریق است کلام قاضی کہ گفتہ بعقب قول وے لاطیرۃ تا بایں شرط دلالت دارد کہ شوم و تطیر منفی است از آنہا یعنی اگر شوم را وجودے وثبوتے می بودے دریں اشیاء می بود کہ قابل تراند آن را ولیکن وجود وثبوت نیست دریںہا پس اصلاً وجود ندارد، انتہی وبعضے گویند کہ شوم در زن ناسازگاری اوست وآنکہ زائندہ نباشد و اطاعت زوج نکند یا مکروہ ومستقبح باشد، نزودے، و در سرا و خانہ تنگی جا ویدی ہمسایہ و ناخوشی ہوا ست، و در اسپ حروقی و گرانی بہا و نا موافق غرض ومصلحت ومثل ایں و در خادم نیز و یا شوم محمول بر کراہت و ناخوشی است بحسب شرع یا طبع پس نفی شوم و تطیر بر عموم و حقیقت محمول باشد، انتہی کلام الشیخ۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں۔

واختلف العلماء فی ھذا الحدیث رای حدیث الشوم فی الدار والمرآة والفرس فقال مالک وطائفة ھو علی ظاھرہ وان الدار قد یجعل اللہ تعالیٰ سکنا ھا سببا للضرر والھلاک وکذا اتخاذ المرأة المعینة اوالفرس او الخادم قد یحصل الھلاک عندہ بقضاء اللہ تعالیٰ ومعناہ قد یحصل الشوم فی ھذہ والثلاثة کما صرح بہ فی روایة ان یکن الشوم فی شئ الخ۔

حاصل و خلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز میں شوم و نحوست نہیں ہے نہ کسی مرد میں اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی اور چیز میں اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اور ایک جماعت کا قول انہیں بعض احادیث کے موافق ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی قضا سے یہ تینوں عورت اور گھر اور گھوڑا ان تین چیزوں میں شوم و نحوست ہے امام مالک چیزیں باعث ضرر یا ہلاکت کا ہوتی ہیں یعنی یہ تینوں چیزیں بذاتہ موثر نہیں ہیں بلکہ موثر بالذات اللہ تعالیٰ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ گا ہے ان چیزوں کو ضرر یا ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے اور یہ لوگ ان احادیث کثیرہ کو جن سے مطلقاً شوم و نحوست ثابت ہوتی ہے، نفی تاثیر بالذات پر محمول کرتے ہیں اور ان لوگوں کے سوا باقی تمام اہل علم کا قول احادیث کثیرہ کے مطابق ہے، یعنی ان کا یہ قول ہے کہ کسی چیز میں شوم و نحوست نہیں ہے، نہ عورت میں اور نہ گھروں میں اور نہ گھوڑے میں اور نہ کسی اور چیز میں، اور یہ لوگ بعض احادیث کو ظاہر پر محمول نہیں کرتے، بلکہ ان کی تاویل کرتے ہیں، جب یہ سب باتیں معلوم کرچکے تو اب سوالات مذکورہ کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب سوال اوّل و دوم و سوم۔ شرع شریف سے کسی شے میں نحوست اس معنی سے ثابت نہیں ہے کہ وہ بذاتہ ضرر پہنچانے والی یا ہلاک کرنے والی ہو نہ کسی مرد میں ثابت ہے اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی اور شے میں پس کسی عورت میں کوئی خاص علامت مثلاً پشت پر بال و بھونری دیکھ کر اس کو اس معنی سے منحوس سمجھنا اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرنا جیساکہ ہنود و کفار اعتقاد کرتے ہیں اور ان کی تقلید سے عوام وجہلا مسلمان بھی اعتقاد کرتے ہیں بلاشبہ داخل شرک ہے، ہاں امام مالک وغیرہ نے عورت اور گھر اور گھوڑے میں جس معنی سے نحوست و شوم ثابت کیا ہے اس معنی سے ان تینوں چیزوں میں نحوست سمجھنا داخل شرک نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفی اللہ عنہ۔ سید محمد نذیر حسین